احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ | 26-جون1998ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

جمعہ 26جون1998ء | 1419ہجری 26احسان 1377ہش | جلد48-83 نمبر136

تعلق باللہ

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ جبکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھا تھا آپؐ نے فرمایا۔ اے برخوردار! میں تجھے چند باتیں بتاتا ہوں۔ اول یہ کہ اللہ تعالیٰ کا خیال رکھ۔ اللہ تعالیٰ تیرا خیال رکھے گا۔ تو اللہ تعالیٰ پر نگاہ رکھ تو اسے اپنے پاس پائے گا۔ جب کوئی چیز مانگنی ہو تو اللہ تعالیٰ سے مانگ۔ اگر مدد مانگنی ہو تو اللہ تعالیٰ سے مانگ۔

(ترمذی ابواب صفۃ القیامہ)

ارشادات عالیہ حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ

تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے۔ تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ تم سچ مچ اس کے ہو جاؤ تا وہ بھی تمہارا ہو جاوے۔ دنیا ہزاروں بلاؤں کی جگہ ہے جن میں سے ایک طاعون بھی ہے سو تم خدا سے صدق کے ساتھ پنجہ مارو تا وہ یہ بلائیں تم سے دُور رکھے۔ کوئی آفت زمین پر پیدا نہیں ہوتی جب تک آسمان سے حکم نہ ہو اور کوئی آفت دُور نہیں ہوتی جب تک آسمان سے رحم نازل نہ ہو۔ سو تمہاری عقل مندی اِسی میں ہے کہ تم جڑ کو پکڑو نہ شاخ کو۔ تمہیں دوا اور تدبیر سے ممانعت نہیں ہے مگر ان پر بھروسہ کرنے سے ممانعت ہے اور آخر وہی ہو گا جو خدا کا ارادہ ہو گا۔ اگر کوئی طاقت رکھے تو توکّل کا مقام ہر ایک مقام سے بڑھ کر ہے۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد19 صفحہ13)

حضرت صاحب کا خطبہ جمعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 19- جون 1998ء کو امریکہ میں جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا وہ 26- جون 1998ء بروز جمعہ حسب سابق 5 بجے سہ پہر ٹیلی کاسٹ کیا جائے گا۔

اسی طرح 26- جون 98ء کا خطبہ جمعہ 3- جولائی 98ء کو 5 بجے سہ پہر ٹیلی کاسٹ کیا جائے گا۔

(نظارت اشاعت سمعی بصری)

نہایت ضروری اعلان

○ مطلع کیا جاتا ہے کہ کوئی فرد یا ادارہ حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفاء کی تصانیف۔ خطبات اور لیکچرز نیز سلسلہ احمدیہ کی کوئی کتاب انٹرنیٹ (Internet) پر دینے یا کسی دوسرے طریق سے ان کی اشاعت کا مجاز نہیں جب تک وہ وکالت تصنیف۔ لندن سے باقاعدہ تحریری اجازت حاصل نہ کرلے۔

اس ہدایت کی خلاف ورزی کاپی رائٹس (Copy Rigts) کی خلاف ورزی ہے۔ ارتکاب کرنے والے شخص یا ادارے کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جاسکتی ہے۔

منیرالدین شمس وکیل التصنیف۔ لندن

نوٹس

○ انگلستان کے کاپی رائٹس (Copy Rights) 1998ء کے تحت ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی تمام نشریات کے جملہ حقوق محفوظ ہیں لہٰذا مطلع کیا جاتا ہے کہ اس کی تمام نشریات اور پروگرام جو ایم ٹی اے سے ٹیلی کاسٹ کی جاتی ہیں یا اس کی ویب سائٹ پر نیز اس کی ٹیلی ٹیکسٹ سروس Admonish پر پیش کی جارہی ہیں۔ انہیں یا ان کا کوئی حصہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے انتظامی بورڈ کی تحریری اجازت کے بغیر نہ ریکارڈ کیا جاسکتا ہے نہ کسی ذریعہ سے اس کی اشاعت کی جاسکتی ہے۔ خواہ وہ ذریعہ الیکٹرانک ہو جیسے انٹرنیٹ (Internet) یا میکانکی ہو جیسے طباعت اور فوٹو سٹیٹ

خلاف ورزی کرنے والے فرد یا ادارے کے خلاف ایم ٹی اے انٹرنیشنل کا انتظامی بورڈ دیوانی اور فوجداری قانونی چارہ جوئی کا حق محفوظ رکھتا ہے۔

(بورڈ آف مینیجمنٹ ایم ٹی اے انٹرنیشنل

16-Gressenhall Road

London S W 18 5 Q I

تابکاری کے نسخہ کے متعلق ضروری اعلان

○ ایٹمی دھماکوں کے تابکاری اثرات سے بچاؤ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے جو ہومیو پیتھک نسخہ تجویز فرمایا ہے اس کا الفضل کے ذریعہ اعلان ہو چکا ہے۔ نسخہ یہ ہے۔

Radium Bromide C M -1

Carcinosim C M-2

پہلے ہفتہ نمبر1 کی خوراک ایک دفعہ اور دوسرے ہفتہ نمبر2 کی خوراک ایک دفعہ پھر اگلے ہفتہ نمبر1 اور اگلے ہفتہ نمبر2 اس طرح یہ سلسلہ چند مہینے جاری رکھیں۔

اس سلسلہ میں بعض دوستوں نے چند استفسارات کئے ہیں مثلاً دودھ پینے والے بچوں کو۔ حاملہ خواتین کو۔ دل اور ٹی بی کے مریضوں کو مجوزہ ادویہ کی C M طاقت کی خوراک دی جاسکتی ہے یا نہیں وغیرہ۔ اس بارہ میں حضرت صاحب سے ہدایت کی درخوات کی گئی تو فرمایا یہ کسی صورت میں بھی مضر نہیں۔ ماں کا دودھ پینے والا بچہ جو چھ ماہ تک کی عمر کا ہو تو ماں کھاسکتی ہے اس کا اثر بچے پر بھی ہو جائے گا۔ چھ ماہ سے چھوٹے بچے کو بے شک نہ دیں۔

(ناظر امور عامہ)

خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

یہ حقیقی بات ہے۔ کہ جو اعلیٰ چیز سے تعلق رکھتا ہے وہ خود بھی اعلیٰ ہو جاتا ہے۔ دیکھ لو ایک بڑے دربار میں بعض بڑے بڑے اہلکار نہیں جا سکتے۔ مگر بادشاہ کا چپڑاسی جاسکتا ہے۔ تو جب کوئی بڑی چیز سے وابستگی حاصل کرتا ہے تو ضرور ہے کہ اس کی بڑائی بھی ہو۔ اور یہ ایک سچی بات ہے کہ خدا کا ذکر اور اس کا نام مِٹ نہیں سکتا۔ اس لئے جو شخص خدا کے ساتھ تعلق پیدا کرے وہ بھی نہیں مِٹ سکتا۔ یہ ایک علاج ہے اس بات کا کہ ہر ایک چیز کے لئے فنا ہے۔ مگر انسان اس سے بچ سکتا ہے کیونکہ اس کا تعلق خدا سے ہو جاتا ہے۔ جو ہمیشہ قائم رہنے والا ہے۔ پس اگر تم ہلاکت سے بچنا چاہتے ہو تو اس چیز سے تعلق پیدا کرو جس کے لئے ہلاکت نہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وہ لوگ جو خود ایمان لائے اور جنہوں نے اچھے عمل کئے اور دوسروں کو نیک عمل کرنے کی تعلیم دی وہ اس قابل ہو گئے کہ خدا تعالیٰ ان کو بچائے اور قائم رکھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جس کے ذریعہ کسی کو ہدایت ہو اس کے نام بھی اس شخص کی ہر ایک نیکی کے بدلہ میں نیکی لکھی جائے گی۔ اور یہ سلسلہ قیامت تک چلا جاتا ہے۔ کیونکہ پھر اس شخص کے ذریعہ جس شخص کو ہدایت ملے گی۔ اس کی نیکی کے بدلہ میں بھی اس کو نیکی کا بدلہ ملے گا۔ (-) غرض جس کا سہارا خدا پر ہو وہ بڑھے گا۔ اور جس کا سہارا ان چیزوں پر ہو جو ہلاک ہونے والی ہیں وہ بھی ہلاک ہو جائے گا۔ پس ہلاکت سے بچنے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ خدا پر سہارا ہو جو شخص اللہ کے دین اور اس کے ذکر کو پھیلائے وہ ضرور بڑھے گا۔

چونکہ انسان کی خواہش ہے کہ وہ قائم رہے۔ اور اس کے نام کو قیام ہو اور یہ اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ خدا پر سہارا ہو۔ کیونکہ اللہ کی ذات ہی ایک ایسی ذات ہے جس کے لئے ہلاکت نہیں اور جو دوسروں کے سہارے پر قائم نہیں وہ قائم بالذات ہی نہیں بلکہ قیوم بھی ہے کہ جس

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ | قیمت 2 روپے 50 پیسے

قدرت کے نظارے

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کے بیان کردہ سچے واقعات

کرشمۂ قدرت اور غیبی ضیافت

○ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی تحریر فرماتے ہیں۔

برادر عزیز میاں غلام حیدر صاحب اور میں ایک دفعہ لاہور اپنے بعض رشتہ داروں سے ملنے کے لئے گئے۔ چند دنوں کے قیام کے بعد جب ہم نے گاؤں آنے کا ارادہ کیا تو ان لوگوں نے از راہ محبت یہ اصرار کیا کہ آپ ایک مہینہ اور ٹھہریں۔ مگر ہم دونوں کی طبیعت کچھ ایسی اچاٹ ہوئی کہ ہم نے مزید ٹھہرنا گوارا نہ کیا اور ان سے اپنا سامان اور دی ہوئی نقدی واپس مانگی۔ انہوں نے اس خیال سے کہ اگر ہم انہیں سامان اور نقدی نہ دیں گے تو شاید یہ گاؤں جانے سے رک جائیں ہمارا سامان ہمیں دینے سے انکار کر دیا۔ اور نقدی بھی نہ دی۔ لیکن ہم نے صبح کا ناشتہ کرتے ہی گاؤں لوٹنے کا ارادہ کر لیا اور لاہور سے پیدل چل پڑے۔ نو پیسے ہمارے پاس تھے۔ دریائے راوی کے پتن پر آئے تو کشتی میں دو پیسے چراغی کے دے کر دریا کو عبور کیا۔ چلتے چلاتے جب موضع کامونکے سے کوئی چار میل کے فاصلہ پر پہنچے تو سورج غروب ہو گیا۔ ادھر میاں غلام حیدر صاحب کو سفر کی تکان اور سردی کی شدت سے بخار سا محسوس ہونے لگا۔ پاس ہی ایک سکھوں کا گاؤں منیس نام تھا۔ ہم نے چاہا کہ رات وہاں بسر کر لیں مگر کوئی صورت نہ بنی۔ آخر افتاں و خیزاں رات کے دس بجے موضع کامونکے پہنچے اور وہاں ایک ویران مسجد میں قیام کے لئے ڈیرے ڈال دیئے۔ مسجد کا ایک ہی کمرہ تھا۔ جس میں کچھ کسیر بچھی ہوئی تھی اور اس کے ایک گوشہ میں ایک مسافر لیٹا ہوا تھا۔ میں نے میاں صاحب موصوف کو وہاں لٹا دیا اور اپنا کھیس اتار کر ان کے اوپر دے دیا اور خود باقی نقدی لے کر کھانا وغیرہ مہیا کرنے کے لئے بازار کی طرف چل پڑا۔ جب بازار پہنچا تو دیکھا کہ تمام دکانیں بند تھیں اور سارے گلی کوچے سنسان پڑے تھے۔ کوشش کے باوجود جب کوئی سبیل نہ بنی تو میں مسجد میں واپس آ گیا۔ دیکھا تو میاں غلام حیدر صاحب کا بخار بہت ہی تیز ہو چکا تھا۔ اب میں حیران ہوا کہ اس غریب الوطنی میں اگر خدانخواستہ میاں غلام حیدر کی حالت زیادہ خراب ہو گئی تو کیا ہو گا۔ یہ خیال کر کے میرا دل بھر آیا اور میں خدا کے حضور سجدہ میں گڑگڑا کر خوب رویا اور بہت دعا کی۔ خدا کی قدرت ہے کہ دعا کے بعد جب میں ناک صاف کرنے کے لئے مسجد کا دروازہ کھول کر باہر نکلا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک اجنبی آدمی ایک ہاتھ میں گرم گرم روٹیوں اور حلوے کا ایک طشت اٹھائے ہوئے اور دوسرے ہاتھ میں گوشت کے گرم گرم سالن کا پیالہ اٹھائے ہوئے کھڑا ہے۔ میں اسے دیکھ کر حیران رہ گیا کہ رات کے دو بجے کے قریب یہ شخص کھانا اٹھائے ہوئے یہاں کیسے کھڑا ہے۔ خیر میں نے پوچھا کہ آپ کس سے ملنا چاہتے ہیں۔ اس نے کہا کہ میں آپ ہی سے ملنا چاہتا ہوں آپ میرے ہاتھ سے یہ کھانے کے برتن لے لیں۔ میں نے پوچھا کہ کھانا کھانے کے بعد ان برتنوں کو کہاں رکھوں۔ کہنے لگا وہیں رکھ دینا۔ میں نے مسجد کے اندر آ کر جب اس کھانے میں سے کچھ میاں غلام حیدر کو کھلایا تو ان کی طبیعت سنبھل گئی اس کے بعد وہ کھانا میں نے بھی سیر ہو کر کھایا مگر پھر بھی ایک آدمی کا کھانا بچ گیا۔ وہ مسافر جو ہمارے ساتھ مسجد میں لیٹا ہوا تھا اس نے کہا میں نے بھی ابھی تک کھانا نہیں کھایا۔ چنانچہ وہ کھانا اسے دے دیا گیا اور اس نے بھی پیٹ بھر لیا تو اس کے بعد ہم نے برتنوں کو وہیں رکھ دیا اور خود اس کمرہ کی کنڈی چڑھا کر سو گئے۔ صبح دیکھا تو اس کمرہ کی زنجیر اسی طرح لگی ہوئی تھی اور وہ مسافر پڑا خراٹے لے رہا تھا مگر وہ برتن غائب تھے سچ ہے جو خدائے ذوالجلال نے حضرت مسیح موعود کو فرمایا۔ "اگر تمام لوگ منہ پھیر لیں تو میں زمین کے نیچے سے یا آسمان کے اوپر سے مدد کر سکتا ہوں"

(حیات قدسی جلد اول ص41)

تائیدِ ایزدی

○ میری برادری میں سے میرے ایک چچازاد بھائی میاں غلام احمد تھے ان کی کچھ جائیداد موضع لنگہ ضلع گجرات میں بھی تھی۔ ایک مرتبہ انہوں نے مجھے ایک تحریر کے کام کے لئے فرمائش کی جس کی تعمیل کے لئے میں ان کے ہمراہ موضع لنگہ چلا آیا۔ گرمیوں کا موسم تھا اس لئے میں دوپہر کا وقت اکثر ان کے دالان کے پیچھے ایک کوٹھڑی میں گذارا کرتا تھا۔ ایک دن حسب معمول میں دوپہر کو اس کوٹھڑی میں سو رہا تھا۔ میری آنکھ کھلی تو میں نے سنا کہ غلام احمد کی خالہ اور والدہ کہہ رہی تھیں کہ اس رسولے (غلام رسول) کا ہمیں بڑا افسوس ہے کہ گاؤں گاؤں اور گھر گھر میں لوگ اس کی برائی کرتے ہیں۔ اس نے تو مرزائی ہو کر ہمارے خاندان کی ناک کاٹ دی ہے۔ اتفاق کی بات ہے کہ اس روز برابر کی کوٹھڑی میں بھائی غلام احمد بھی سویا ہوا تھا اس نے بیدار ہوتے ہی ان کی یہ مغلظات سنیں تو کہنے لگا تم کیا بکواس کر رہی ہو۔ میں نے تو ابھی خواب میں دیکھا ہے کہ

غلام رسول پر آسمان سے اتنا نور برس رہا ہے کہ اس نے چاروں طرف سے اس کو گھیر لیا ہے۔

تمہیں کیا معلوم ہے کہ تم جسے برا سمجھتی ہو وہ خدا کے نزدیک برا نہ ہو۔ اتنے میں میں بھی کوٹھڑی سے باہر نکل آیا اور ان کو احمدیت کے متعلق سمجھاتا رہا۔ مگر ان پر کوئی اثر نہ ہوا۔ بلکہ یہی میاں غلام احمد جس پر اللہ تعالیٰ نے رؤیا کے ذریعہ سے اتمام حجت کر دی تھی میرا اتنا مخالف اور دشمن ہو گیا کہ علماء کو بلا کر بھی احمدیت پر حملے کراتا اور مجھے ذلیل کرنے کی کوشش میں لگا رہتا۔ آخر میرے مولا کریم نے میری نصرت کے لئے موضع راجیکی میں طاعون کے عذاب کو مسلط کیا اور غلام احمد اور اس کے ہمنواؤں کا صفایا کر دیا۔ وبائے طاعون کے دوران میں تقویٰ و طہارت کو اختیار کرنے کی بجائے جب ان لوگوں نے یہ منصوبہ سوچا کہ اگر کوئی مرجائے تو نہ اس کی قبر کھودی جائے اور نہ اسے اپنے قبرستان میں دفن ہونے دیا جائے تو میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود ہمارے مکان کے اوپر کھڑے ہیں اور حفاظت فرما رہے ہیں۔ چنانچہ ہمارا گھر تو حضرت اقدس کی برکت سے محفوظ رہا مگر ان بدخواہوں کے گھر طاعون سے ماتم کدے بن گئے۔

(حیات قدسی جلد اول ص43)

ہم حوادث سے ارجمند ہوئے

جو بھی تیرے نیازمند ہوئے
سرنگوں ہو کے سر بلند ہوئے

زور مارا ہزار شیطاں نے
در نہ جنت کے پھر بھی بند ہوئے

ہم مصائب سے سرخرو ٹھہرے
ہم حوادث سے ارجمند ہوئے

ہم نے کانٹوں کی سختیاں جھیلیں
ہم ہی پھولوں سے بہرہ مند ہوئے

ایک وہ کہ نشاں نہیں باقی
ایک ہم کہ ہزار چند ہوئے

کون آیا؟ کہ آبلہ پا بھی
پھر رواں صورت سمند ہوئے

کیا عجب شہر ہے محبت کا!
جو بھی آئے سو پائے بند ہوئے

دل مبشر دیا تو دل پایا
ہوش کھوئے تو ہوشمند ہوئے

مبشر احمد راجیکی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

مجلس عرفان

ملاقات- 10- جنوری 97ء
مرتبہ- یوسف سلیم ملک

مشرقی افریقہ میں احمدیت کا آغاز سب سے پہلے مشرقی افریقہ کی تاریخ کے حوالے سے یہ سوال پیش ہوا کہ وہاں کے احمدی کون تھے اور وہ کب وہاں پہنچے تھے؟

حضرت صاحب ایدہ اللہ نے فرمایا اس سلسلہ میں میں نے ربوہ سے جو رپورٹ منگوائی تھی اس کے مطابق 1896ء میں (اس صدی کے آغاز سے پہلے) حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت محمد افضل صاحب اور حضرت میاں عبد اللہ صاحب یوگنڈا ریلوے میں بھرتی ہو کر کینیا کالونی کی بندرگاہ ممباسہ پہنچے- یہ سب سے پہلے احمدی تھے جنہوں نے مشرقی افریقہ کے ساحل پر قدم رکھا- پھر تھوڑے تھوڑے وقفہ سے مختلف بزرگ وہاں پہنچتے رہے ہیں- حضرت ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب گوڑیالوی، شیخ محمد احمد صاحب کڑیانوالے اور پھر نور احمد صاحب جالندھری، حضرت شیخ حامد علی صاحب ساکن قلعہ غلام نبی متصل قادیان، حضرت حافظ محمد اسحاق صاحب اور ان کے بھائی میاں قطب دین صاحب ساکن بھیرہ بھی یوگنڈا ریلوے کے ملازم کی حیثیت سے وہاں پہنچے اور اس طرح انہوں نے مشرقی افریقہ کی پہلی احمدیہ جماعت قائم کی اور یہ سارے رفقاء تھے- پس مشرقی افریقہ اس لحاظ سے بڑا مبارک ہے کہ وہاں پہلی جماعت احمدیہ رفقاء پر مشتمل تھی جنہوں نے وہاں احمدیت کا پودا لگایا ہے- 1896ء میں حضرت محمد اسحاق صاحب اور شیخ حامد علی صاحب کو آب وہوا کی ناموافقت کی وجہ سے واپس جانا پڑا-

پس یہ ہے وہ آغاز جو مشرقی افریقہ میں احمدیت کی (دعوت الی اللہ) کا ہوا- مشرقی افریقہ میں سب سے پہلے جس ملک کو توفیق ملی وہ کینیا ہے- اس لئے میں ان کو کہا کرتا ہوں کہ آپ لوگ اتنا بڑا مرتبہ پا کے سب کچھ کھو بیٹھے- دوسرا افریقہ کتنا آگے نکل گیا ہے- آپ لوگ بھی کچھ ہمت کریں- اب خدا کے فضل سے ہمارے (مربی) وسیم صاحب بہت کوشش کر رہے ہیں اور وہ جو ایک مہر سکوت تھی وہ تو ٹوٹ گئی ہے، جمود ختم ہو گیا ہے- اب وہ سینکڑوں کے چکر سے نکل کر ماشاءاللہ ہزاروں تک جا پہنچے ہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ اب یہ سلسلہ آگے بڑھے گا- کچھ نئے نوجوان (مربی) آئے ہیں ان کے آنے سے نئی زندگی پیدا ہوئی ہے- پہلے جو وہاں سلسلہ تھا وہ مقامی اندرونی خلفشار کا شکار ہو گیا- سب سے بڑی ٹریجڈی کینیا مشرقی افریقہ میں یہ ہوئی کہ اکثر (دعوت الی اللہ) پاکستانیوں میں رہی یا ہندوستانیوں میں کہنا چاہئے کیونکہ اس وقت پاکستان ابھی معرض وجود میں نہیں آیا تھا- ہندوستانی بنگالی اور اب جو پاکستان ہے وہاں کے احمدی اور غیر احمدی ایک دوسرے کے ساتھ نبرد آزما ہو گئے اور ایسی پولرائزیشن ہوئی ہے کہ گویا مشرقی افریقہ میں اور کوئی بستا ہی نہیں- شاذ کے طور پر مقامی افریقن کو دعوت الی اللہ ہوئی ہے اور یہاں بڑے بڑے مناظرے ہوئے ہیں اور اس کے نتیجہ میں کئی نئے احمدی ہوئے احمدیت بڑھتی رہی مگر افریقنوں میں نہیں بلکہ افریقہ کے مہمانوں میں احمدیت بڑھتی رہی ہے- اور پھر وہ ایک ایسا چکر بن گیا کہ ابھی پچھلے چند سال تک بھی یہی حساب تھا- تنزانیہ میں کچھ فرق تھا لیکن کینیا میں تو بالکل ایک مٹھی بھری جماعت تھی- چند گنتی کے نام کے افریقن تھے باقی تو سب وہی ایشین تھے- اس لئے ان کو بہت جھنجھوڑنا پڑا اور بار بار سمجھانا پڑا کہ تم کیا کر رہے ہو، ہوش کرو- پھر جب مغربی افریقہ میں ایک نیا رجحان چلا ہے اور لکھوکھہا لوگ احمدیت میں داخل ہونا شروع ہو گئے ہیں تو پھر ان کو کچھ غیرت آئی ہے- تنزانیہ تو کافی سنبھل گیا ہے اور اپنے پاؤں پر کھڑا ہو چکا ہے- کینیا میں ایک نئے خون کی ضرورت تھی- اور ان کو میں نے کہا کہ تمہارا جو مطمح نظر ہے وہ یہ ہے کہ تم نے اپنی کھوئی ہوئی عظمت واپس لینی ہے اور کینیا کو مضبوط ترین نہیں تو بہت مضبوط جماعتوں میں سے ایک جماعت بنانا ہے-

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو دعا سکھائی تھی "ربّ ارنی حقائق الاشیاء" سوال یہ ہے کہ حقائق الاشیاء سے کیا مراد تھی؟

جواباً فرمایا حقائق الاشیاء سے اشیاء کا اندرونی گہرا فلسفہ مراد ہے جیسے اسلامی اصول کی فلاسفی ہے- وہ حقائق الاشیاء کی طرف لے جاتی ہے- ایک تو ایسی چیزیں ہیں جو ظاہر میں دکھائی دیتی ہیں جیسے یہ کاغذ ہے جو میں پڑھ رہا تھا اس کی ایک سطح ہے اور اس پر جو لکھا ہوا تھا وہ کچھ میں سمجھ رہا تھا پتہ لگ گیا لیکن اس کی اور بہت گہری حقیقتیں ہیں- کاغذ کیسے بنا؟ کب بنا؟ کس چیز سے بنتا ہے؟ اس نے انسان کو علم سکھانے میں کیا کام کیا؟ قرآن کریم نے الٰہی کتابوں کے متعلق صحف کا جو لفظ استعمال فرمایا ہے وہ صحیفے اس کاغذ سے تو بنے ہوئے ہیں اور پھر ساری انسانی زندگی میں مختلف قسم کے کاغذوں نے علم کو کتنا آگے بڑھایا ہے اور یہ جو ایجاد بنی ہے جس سے یہ کاغذ چھپا ہو اس سے "اذا الصحف نشرت" کی پیشگوئی پوری ہوئی- پس یہ ساری باتیں حقائق الاشیاء ہیں- مراد یہ ہے کہ میں دعا کرتا ہوں کہ میری نظر سطح پر نہ ٹھہری رہے بلکہ اے خدا مجھے یہ توفیق بخش کہ میں گہرائی میں اتر کر حقائق کو معلوم کر سکوں، صرف کاغذ میں نہ پھنسا رہوں بلکہ کاغذ کی جو عظمت ہے اس کی جو تاریخ ہے اور اس کا جو کردار ہے جو اس نے ادا کیا ہے- اور ان معارف سے واقف ہوں جو اس مضمون سے تعلق رکھتے ہیں- پس یہ دعا ایک بڑی ہی عظیم اور بہت ہی مفید دعا ہے-

اصحاب کہف کا کتا

سورۃ کہف میں ہے وکلبھم باسط ذراعیہ

اس پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا صحن کے علاوہ وصید چوکھٹ کو بھی کہتے ہیں اور اس سے مراد یہ ہے کہ ان کا کتا ان کی چوکھٹ پر بیٹھا ان کی حفاظت کرتا رہے گا، ان کا نگران رہے گا- باہر سے آنے والے کے متعلق دوڑ کر اندر جا کر خبر کرے گا اور یہی اصحاب کہف کا ساتھی ہے جو آئندہ ان کی سوسائٹی کا ایک جزو بن گیا-

اب دیکھیں کس طرح مذہب انسانی سوسائٹی پر اثر انداز ہوتا ہے- کتے کے ساتھ ان کا لگاؤ ہے کیونکہ کتے نے ان کے ساتھ وفا کی تھی اس لئے انہوں نے بھی اس کے ساتھ وفا کی ہے- یہ گہری مذہبی تاریخ کا حصہ ہے اور وہاں یہ تعلق بنا ہے جہاں اصحاب کہف تھے اور اس تعلق کے نتیجہ میں جہاں جہاں عیسائیت پھیلی ہے وہاں یہ تعلق ساتھ پھیلتا چلا گیا ہے- جتنا ان کو کتے سے پیار ہے اور کتا ان سے پیار کرتا ہے وہ دنیا کی کسی اور قوم کو نصیب نہیں ہے- یہ وہ کتا ہے کہ ایسا چوکھٹ پر بیٹھا ہے کہ پھر نہیں اٹھا- کتے کو بچانے کے لئے پیچھے ایک بڈھے بڈھی نے جان دے دی اور دو آدمی ان کو بچانے کی کوشش میں موت کے قریب پہنچ گئے- برف اب تو بہت گہری ہو گئی ہے- برف پر دوڑا کے بھی دیکھا ہے آدمیوں نے، پتہ نہیں لگتا- سطح بتا دیتی ہے کہ میں کتنی مضبوط ہوں- کتے تو احتیاط نہیں کرتے، بچے بھی نہیں کرتے- چنانچہ ایک کتا برف پر دوڑ رہا تھا کہ ایک نرم ٹکڑا آیا اور وہ اس میں ڈوب گیا- ایک بوڑھا اور بوڑھی جن کا وہ کتا تھا وہ اپنی بڑی عمر کے باوجود اس کو بچانے کے لئے دوڑ پڑے- اب جہاں کتا ڈوب گیا تھا وہاں انسانوں کا بوجھ کیسے برداشت ہو سکتا تھا- تو جب برف میں گرے ہیں تو ان کو بچانے کی خاطر دو آدمیوں نے چھلانگیں لگا دیں- وہ تو ڈوب کے ختم ہو چکے تھے لیکن ان دونوں کو بمشکل نکالا گیا- بعد میں ٹھیک ہو گئے ہوں گے- کتے کے ساتھ یہ وہی پرانے تعلقات ہیں-

آباء پرستی کی اصل حقیقت

سائل نے عرض کیا کہ میرے ایک چینی دوست ہیں جن کا Ancestor Worship سے تعلق ہے وہ گرینڈ فادر کی عبادت کرتے ہیں تو اس لحاظ سے ان کو کیسے Convince کیا جائے؟

حضرت صاحب نے فرمایا ان کی جو عبادت ہے وہ خدائی تصور سے الگ ہے- وہ Ancestor Worship اس طرح نہیں کرتے کہ اس کو زندہ سمجھ کر اس کو مانتے ہیں بلکہ آباؤ اجداد کا جو ادب اور احترام ہے اس کے تعلق میں وہ اپنے آباؤ اجداد کی روحوں کو خوش کرنے کے لئے کچھ لکڑی کی چیزیں بناتے ہیں، کچھ میں خوشبوئیں جلاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس سے ان کی روحیں خوش ہوں گی اور ان کے سامنے جھکتے ہیں کہ ہم آپ کے فرمانبردار بچے ہیں، یہ ہے بس- ان کے Ancestor Worship میں خدائی کے کوئی تصورات ہیں ہی نہیں جو بت پرستی میں ہیں یا زندہ مذاہب یعنی توحید پرست مذاہب میں ہیں- ان کی فلاسفی یہیں آکر ختم ہو جاتی ہے اور ان کا اصل فلسفہ مختلف ہے اور وہ یہ ہے کہ روح میں ڈوب کر سچائی کی تلاش کی جائے- وہ تاؤازم اور کنفیوشزم دونوں میں ملتا ہے لیکن اس کے مزید پس منظر میں جائیں تو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کے ذریعہ مذہب کا آغاز صاف دکھائی دینے لگتا ہے- یعنی ہر مذہب نے جب اپنے منبع سے دوری کا سفر اختیار کیا ہے تو مختلف سمتوں میں چلا گیا ہے- ضروری تو نہیں کہ پانی ایک ہی سمت میں بہے- اس لئے کچھ بت پرستی کی طرف چلے گئے، کچھ یہی آباء پرستی کی طرف چلے گئے، کچھ یوگا فلسفہ کی طرف نکل گئے- پس آغاز تو خدا کی طرف سے ہوا تھا مگر اب ان کا دوری کا رستہ ہے جو ایک خاص نشیب پر چل پڑا ہے اس لئے ان کو خدا کی ہستی کا قائل کرنے کے لئے خدا کی ہستی کے نمونے پیش کرنے ہوں گے-

سچ کی طاقت

حضرت ابوذرؓ غفاری اسلام لانے سے قبل مخالفین سے اتنے خوف زدہ تھے کہ اپنے قبیلہ غفار سے مکہ میں حضور ﷺ ہی کی تلاش میں آئے مگر کسی سے آپؐ کا پتہ نہ پوچھتے تھے- یہاں تک کہ حضرت علیؓ نے بڑی حکمت سے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دیا اور آپ نے اسلام قبول کر لیا-

مگر اسلام قبول کرتے ہی ایسی شجاعت پیدا ہوئی کہ مسجد حرام میں جا کر ببانگ دہل کلمہ توحید کا اعلان کیا- تو دشمن ان پر پل پڑے اور مارتے مارتے بے حال کر دیا- یہاں تک کہ جب وہ بے دم ہو کر زمین پر گر پڑے تو سمجھا کہ ان کا کام تمام ہو گیا ہے- تب واپس جانے لگے آپ بیان کرتے ہیں کہ مجھے جب ہوش آیا تو میں سر سے پاؤں تک لہولہان ہو چکا تھا-

بعض روایتوں میں ہے کہ جب آپ مرنے کے قریب ہو گئے تو حضرت عباسؓ نے آکر دشمنوں سے چھڑایا- مگر آپ پھر دوسرے دن اسی طرح مسجد حرام میں جا کر توحید کی منادی کرنے لگے تو دشمنوں نے پہلے کی طرح زدوکوب کرنا شروع کر دیا اور حضرت عباسؓ نے اس ظلم و ستم سے نجات دلائی مگر آپ کے پائے ثبات میں کوئی لغزش نہ آئی-

(صحیح بخاری کتاب بنیان الکعبہ باب اسلام ابی ذر مستدرک حاکم جلد 3 صفحہ 338 مکتبہ النصر الحدیثہ ریاض)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید قمر سلیمان احمد

اخلاص اور وفا کے پیکر

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

امسال ربوہ کے قیام کو پچاس سال گزر رہے ہیں۔ اس عرصہ میں ربوہ کے چٹیل اور بے آب وگیاہ میدان سے جو خوبصورت قصبہ ابھرا ہے نئی نسل کے سامنے اس کا تقابل پیش کرنے کے لئے شعبہ نمائش کی طرف سے پرانی تصاویر اور پھر اسی جگہ کی نئی تصویر حاصل کر کے انہیں ایک جگہ اکٹھا کرنے کا انتظام کیا جارہا ہے۔

ان پرانی تصاویر کی تلاش میں بہت نادر تصاویر نظر آئیں۔ جن سے یادوں کے دریچے کھلتے چلے گئے۔ ایک تصویر میں ایک کچے کمرے کی کھڑکی میں محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کھڑے نظر آئے۔ وہی پرسکون چہرہ' وہی ترکی ٹوپی۔ وہی چپ چاپ سی آنکھیں وہی سادہ سی نظر۔ یہ تصویر اس ہسپتال کی ہے جو ربوہ کی نوزائیدہ آبادی کے لئے کچے کمروں میں تعمیر کیا گیا تھا۔

اس تصویر کو دیکھ کر محترم میاں منور احمد صاحب سے وابستہ بہت سی یادیں تازہ ہو گئیں۔ سبز رنگ کے خوبصورت اور چمکتے ہوئے ریلے سائیکل پر نماز کے لئے تشریف لاتے۔ نہایت صاف ستھرا خوب صورت لباس۔ سر پر سرخ رنگ کی ترکی ٹوپی اور خوشبو میں بسے بسائے۔ جہاں سے گذرتے وہاں کی فضا دیر تک معطر رہتی۔ بیت المبارک میں تشریف لاکر اونچی آواز سے سلام کہتے۔ مغرب کے بعد حضرت مصلح موعود کی خدمت میں حاضری دیتے اور پھر قصر امامت کے ایک نیم تاریک کمرے میں بیٹھ کر اتنی لمبی سنتیں ادا کرتے کہ عشاء کی نماز کا وقت ہو جاتا اور ہم انہیں دیکھ کر حیران ہوا کرتے تھے کہ آخر اتنی دیر یہ کیا پڑھتے ہوں گے؟

انہیں ہم چھوٹے ماموں کہتے تھے (یوں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری والدہ کے تیرہ بھائی ہیں۔ لیکن عمر کے لحاظ سے پہلے تین بڑے بھائی علی الترتیب بڑے۔ منجھلے اور چھوٹے ماموں کہلاتے)۔ ربوہ کی بنجر زمین آباد کرنے میں انہوں نے بنیادی کردار ادا کیا۔ بلدیہ ربوہ کے آغاز میں آپ آنریری سیکرٹری مقرر ہوئے تو بہت عمدہ منصوبہ بندی سے سڑکوں کے کنارے دورویہ ایسے درخت لگوائے جو یہاں کی شور زدہ زمین میں بھی پنپ سکیں۔ اب تو بہت سی سہولیات ہو گئی ہیں۔ عمدہ پانی دستیاب ہے اور شور کی وہ پہلی سی حالت نہیں رہی مگر اس زمانہ میں ایک ایک پودے کو بچے کی طرح پالنا پڑتا تھا۔ گول بازار سے دارالصدر غربی کی طرف پختہ سڑک کے ساتھ ساتھ آپ نے بے شمار درخت لگوائے (ربوہ میں اب خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سی پختہ سڑکیں موجود ہیں لیکن ربوہ کے پرانے آبادکار جنہیں ربوہ کی کچی سڑکیں یاد ہیں پختہ سڑک سے سرگودھا۔ چنیوٹ روڈ ہی مراد لیتے تھے) جن میں سے کچھ ابھی تک چل رہے ہیں۔

اسی پختہ سڑک کے ساتھ ایک وسیع قطعہ تیار کر کے اس میں موجود ایک چھوٹے سے ٹیلے پر آپ نے باڑ کر کے اور خوبصورت پودے لگوا کر ایک چھوٹی سی "شملہ پہاڑی" بھی بنوائی تھی جو آج کل دوبارہ تیار کی جارہی ہے۔ اس قطعہ میں نرگس کے پھولوں کا ایک کھیت بھی آپ کی محنت کا نتیجہ تھا۔ اس جگہ سے موسم میں ہزاروں پھول اس "دیدہ ور" کی وساطت سے ربوہ کے مختلف اداروں میں کام کرنے والے کارکنان اور محلہ جات میں تحفہ کے طور پر تقسیم ہوتے۔ تحفہ لینے والے اس محبت کرنے والی شخصیت سے تحفہ وصول کر کے خوش ہوتے کہ میاں صاحب نے ہمیں یاد رکھا اور ربوہ کے سب لوگوں کو اپنے شوق میں شریک کر کے میاں صاحب خوش ہوا کرتے۔

اپنے گھر کے ساتھ خالی قطعہ میں بہت سی سبزیاں لگوائی تھیں۔ اور ان دنوں حضرت حاجی محمد فاضل صاحب کی نظم "مرزا منور دی ترکاریاں" ربوہ کے لوگوں میں بہت مقبول تھی۔

اپنی گوناگوں مصروفیات اور شوق کو ہم آہنگ کر دینا آپ کا خاصہ تھا۔ شکار کا شوق تھا جس کے لئے دیہات میں جاتے تو ساتھ میڈیکل کیمپ لگ جاتا۔ علاقہ کے لوگ آپ کے طبی مشوروں سے فائدہ اٹھاتے اور آپ شکار بھی کھیلتے رہتے۔ ہم خرما و ہم ثواب۔

پالتو جانوروں سے بہت محبت کرتے اور گھر مختلف قسم کے جانوروں سے بھرا رہتا جنہیں محبت سے پالتے۔ اسی طرح پھول پھلواڑی کا بے حد شوق تھا۔ ہر سال مختلف قسم کے پھول گملوں میں اپنی نگرانی میں تیار کرواتے لیکن اس شوق کو بھی اپنے تک محدود نہیں رکھا۔ بلکہ سارے ربوہ کو اپنا "لان" سمجھا اور یوں اس شوق سے ساری آبادی کو فائدہ پہنچایا۔ صبح سیر کو جاتے وقت سڑکوں کے کنارے لگے ہوئے درختوں کا جائزہ لیتے اور مالیوں کو ہدایات جاری کرتے اور اس طرح آہستہ آہستہ اس شوق نے ربوہ کی دھوپ میں تپتی ہوئی سڑکوں کو سایہ دار راستوں میں بدل دیا۔ قدرت ثانیہ سے عشق تھا۔ دو مواقع ایسے آئے جب خدا تعالیٰ نے خاص طور پر صرف آپ کو امامت کی ایک ایسی خدمت کی توفیق دی جو کسی اور کے حصہ میں نہیں آئی۔ 1947ء میں جب حضرت مصلح موعود قادیان سے خاموشی سے لاہور کے لئے عازم سفر ہوئے تو میاں صاحب ہی قادیان میں حضور کے کمرے میں اس وقت تک موجود رہے جب تک آپ کی لاہور بخیریت پہنچنے کی اطلاع نہ آگئی۔ اسی طرح 1984ء میں امام رابع کے لندن تشریف لے جاتے وقت ربوہ سے جو قافلہ اسلام آباد کے لئے روانہ ہوا تو حضرت صاحب کی کار میں محترم میاں صاحب ہی سوار تھے۔

بزرگوں سے بھی بے انتہا محبت تھی۔ باوجود چیف میڈیکل آفیسر ہونے کے آپ شام کو بلڈ پریشر کا آلہ ہاتھ میں تھامے کسی بزرگ کے یہاں بلڈ پریشر چیک کرنے جیسے معمولی کام کے لئے خود تشریف لے جاتے۔

عزیز۔ رشتہ داروں اور بچوں سے بہت محبت کرتے۔ بچپن میں سردیوں میں بعض اوقات قمیض کے کالر کے اندر پیچھے سے ایک ٹھنڈا ٹھار ہاتھ گردن پکڑ لیتا۔ مڑ کر دیکھتے تو میاں صاحب کھڑے مسکرا رہے ہوتے۔ اور ہماری چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ ندرت کی میاں صاحب کے سب سے چھوٹے صاحبزادے عزیزم مرزا مظفر احمد صاحب کے ساتھ شادی کے بعد تو یہ محبت کئی گنا بڑھ گئی۔

سیر و تفریح کا خود بھی شوق تھا۔ اور دوسروں کی بھی حوصلہ افزائی کرتے۔ ایک دفعہ میں نے کمپنگ کا سامان خریدا تو بہت شوق سے ایک ایک چیز دیکھی اور پسند فرمائی۔ سال میں ایک دفعہ کلر کہار کے علاقہ میں جاتے اور وہاں سے عرق گلاب خاص طور پر تیار کرواتے۔ وہاں کے غیر از جماعت دوست بھی اب تک انہیں یاد کرتے ہیں۔

فضل عمر ہسپتال کے نگران ہونے کی حیثیت سے آپ پر بھاری ذمہ داری عائد تھی۔ خصوصاً حضرت مصلح موعود کی بیماری کے ایام میں امام وقت کی صحت پر نظر۔ علاج معالجہ کی نگرانی اور ایک فدائی جماعت کو اپنے محبوب امام کی صحت سے ہر روز آگاہ کرنا بہت اہم کام تھا۔ روزانہ حضرت صاحب کا معائنہ ہوتا اور پھر روزانہ الفضل میں حضرت صاحب کی صحت کی رپورٹ شائع کرواتے۔ 1954ء میں آپ نے ہسپتال کا چارج سنبھالا اور نومبر 1965ء میں حضرت مصلح موعود کی وفات تک آپ بلاناغہ یہ سعادت حاصل کرتے رہے۔ پھر حضرت امام ثالث کے ساتھ فدائیت کا یہی نمونہ اختیار کئے رکھا۔ پھر امامت رابعہ کے دور میں بھی خلوص اور وفاداری کا وہی حال تھا۔ اور اس پر نہ صرف خود قائم بلکہ اپنی اولاد میں بھی امامت کی اطاعت اور محبت کی خوبی خاص طور پر منتقل کی۔

اولاد کو وقف کرنے کی شدید خواہش تھی۔ اور آپ کی اسی خواہش کے نتیجہ میں آپ کے بڑے بیٹے مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کو اسی ہسپتال میں خدمت کی توفیق مل رہی ہے جہاں ان کے جلیل القدر والد نے نقوش خدمت ثبت کئے۔

انہیں دیکھ کر دل کی عجیب کیفیت ہوتی ہے کہ یہ شخص جو ایف آر سی ایس کرنے کے بعد کہیں بھی جا سکتا تھا اس چھوٹے سے قصبہ میں رہنے والے لوگوں کی اس لئے خدمت کر رہا ہے کہ یہاں بعض ایسے لوگ آکر آباد ہو گئے ہیں جنہوں نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا پیغام دنیا میں پہنچانے کی سعادت حاصل کرنے کا تہیہ کر لیا ہے اور اس طرح اپنے عظیم والد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے بیٹے نے بھی دنیا کی منڈیوں میں اپنا ہنر فروخت کرنے کی بجائے ان لوگوں میں شمولیت کو ترجیح دی ہے۔

وہی خلوص۔ وہی خوبیاں اور...... وہی شوق
ایہہ پتر ہٹاں تے نئیں وکدے

☆......☆......☆......☆

محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول

تحریکِ جدید کیا ہے؟

سیدنا حضرت مصلح موعود نے اس سوال کا جواب ایک موقعہ پر یوں مرحمت فرمایا

"تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے' ہمیں روپے کی ضرورت ہے' ہمیں عزم اور استقلال کی ضرورت ہے' ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں اور انہی چیزوں کے مجموعے کا نام تحریک جدید ہے"

(کتاب مطالبات ص 2)

مذکورہ بالا ارشاد سے ظاہر ہے کہ تحریک جدید جماعتی تربیت اور ترقی و استحکام کا ایک جامع منصوبہ ہے۔ جس میں ہر احمدی' بچہ' بوڑھا اور مرد و زن سب کی شمولیت ازبس ضروری ہے یہ ستائیس مطالبات پر مشتمل ہے اور اس عالمگیر تحریک میں حصہ لینے کی اہلیت کو بڑھانے کے لئے ایک مسلسل جدوجہد کی ضرورت ہے۔ اس جدوجہد میں سرفہرست سادہ زندگی کا عمل اور متضرعانہ دعاؤں کا عنصر سرفہرست ہے اس لئے ان دونوں پہلوؤں پر مؤسس تحریک جدید کے ارشادات پیش کئے جاتے ہیں۔ سادہ زندگی کی اہمیت کے بارے میں فرمایا۔

"سادہ زندگی کی تحریک کوئی معمولی تحریک نہیں بلکہ دراصل دنیا کے آئندہ امن کی بنیاد اس پر ہے۔"

(مطالبات ص 23)

مطالبہ سادہ زندگی کی افادیت بیان فرماتے ہوئے حضرت امام جماعت نے اس کو اپنانے کے بارے میں یوں تلقین فرمائی۔

"اس زمانہ میں مالی قربانی کی بہت ضرورت ہے۔ اس لئے سب مرد اور عورتیں اپنی زندگی کو سادہ بنائیں اور اخراجات کم کر دیں۔ تاکہ جس وقت قربانی کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے وہ تیار ہوں قربانی کے لئے صرف تمہاری نیت ہی فائدہ نہیں دے سکتی جب تک تمہارے پاس سامان بھی مہیا نہ ہوں۔ ایک نابینا جہاد کا کتنا ہی شوق کیوں نہ رکھتا ہو اس میں شامل نہیں ہو سکتا۔ ایک غریب آدمی اگر زکوٰۃ دینے کی خواہش بھی کرے تو نہیں دے سکتا۔ ایک

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحقیق و تحریر- یوسف سہیل شوق

جماعتی خدمت خلق کی ایک نمایاں مثال

ربوہ میں فری ہومیو پیتھی ڈسپنسریاں

جماعت احمدیہ میں خدمت خلق کے حوالے سے مفت طبی امداد کا آغاز حضرت بانی سلسلہ کی ذات بابرکات سے ہوتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ طب سے گہری واقفیت رکھتے تھے۔ قادیان کی اور اردگرد کے دیہات کی عورتیں آپ کے پاس دوا لینے آتی تھیں تو آپ بعض اوقات کئی کئی گھنٹے ان کو اپنے پاس سے ادویہ عطا فرمایا کرتے تھے۔ اور اپنے بے حد مصروف اور معمور اوقات میں سے بشاشت کے ساتھ یہ وقت عنایت فرمایا کرتے تھے۔

آپ کے بعد ائمہ جماعت احمدیہ نے یہ سلسلہ جاری رکھا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الرابع نے ہومیو پیتھی میں مہارت حاصل کرنے کے بعد یہ سلسلہ جاری فرمایا اور امامت کے منصب پر فائز ہونے سے قبل آپ وقف جدید کے دفتر میں روزانہ مفت دوائیں دیا کرتے تھے۔ ربوہ میں ہومیو پیتھی کی ادویہ مفت دینے کا باقاعدہ سلسلہ آپ ہی نے جاری فرمایا اور اس ضمن میں وقف جدید کی ہومیو پیتھک ڈسپنسری جاری فرمائی جو آج بھی ہزاروں مریضوں کو مفت ادویہ دینے کا مرکز بنی ہوئی ہے۔ اس پہلے مرکز کے بعد ربوہ میں ہومیو پیتھی کی ادویہ دینے کے مفت مراکز کی تعداد بڑھتی گئی۔ آج کی صحبت میں ربوہ میں ہومیو پیتھی کے مفت مراکز کی تفاصیل بیان کرنا مقصود ہے۔

فضل عمر ہومیو فری ڈسپنسری جیسا کہ عرض کیا گیا ہے کہ ربوہ میں ہومیو پیتھی ادویہ مفت دینے کا سب سے پہلا مرکز وقف جدید کی فری ہومیو ڈسپنسری ہے۔ سن ساٹھ کی دہائی میں حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے پہلے اپنے گھر میں۔ پھر محترمہ صاحبزادی امتہ الحکیم صاحبہ کے گھر میں اور پھر وقف جدید کے دفتر میں یہ سلسلہ جاری فرمایا۔ حضرت صاحب کے ساتھ کام کرنے والوں میں سب سے پہلے صوبیدار شرافت صاحب تھے جو وفات پاچکے ہیں انہوں نے چند ماہ حضرت صاحب کے ساتھ کام کیا۔ بعد میں مکرم صوفی عبدالغفور صاحب نے حضرت صاحب کے ساتھ کام کیا۔ اس سلسلے میں ان سے جو گفتگو ہوئی وہ ذیل میں ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔

مکرم صوفی عبدالغفور صاحب مکرم صوفی عبدالغفور صاحب اس وقت اپنی عمر کی ساتویں دہائی میں ہیں۔ آپ نے لمبا عرصہ وقف جدید کے کارکن کی حیثیت سے ملازمت کی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آج کل دواخانہ خدمت خلق سے وابستہ ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے ہومیو پیتھی کی مفت ادویہ دینے کا سلسلہ اپنے گھر سے شروع فرمایا۔ آپ نے گھر میں دوائیں رکھی ہوتی تھیں جہاں پچھلے پہر آپ مریضوں کو دوائیاں دیا کرتے تھے۔ بعد ازاں غالباً فروری 1965ء میں محترمہ چھکی بی بی صاحبہ (صاحبزادی امتہ الحکیم صاحبہ بیگم محترم سید داؤد مظفر شاہ صاحب) کے گھر ایک چھوٹی سی الماری میں دوائیں رکھی گئیں۔ یہاں سے عصر کے بعد دوائیاں دی جاتی تھیں۔ مریض دن کے اوقات میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب سے نسخہ لکھوا لیتے اور شام کو مکرم صوفی عبدالغفور صاحب دوائیاں دیا کرتے تھے۔ صوفی صاحب نے بتایا کہ اس کمرے میں بے سروسامانی کا یہ عالم تھا کہ کوئی پنکھا بھی نہیں تھا۔ دفتر وقف جدید میں 10 سے 11 بجے تک حضرت صاحب نے مریضوں کو دیکھنے کا وقت مقرر کیا ہوا تھا یہ سلسلہ 1968ء تک جاری رہا۔ اس وقت تک حضرت صاحب اپنے خرچ پر ہی ادویہ منگواتے اور مریضوں کو مفت دوائی دیتے تھے۔ 1968ء میں دفتر وقف جدید میں یہ ڈسپنسری باقاعدہ طور پر قائم ہو گئی۔ محترم صوفی عبدالغفور صاحب 1971ء تک اس ڈسپنسری میں کام کرتے رہے۔ انکا وقف جدید کے دفتر میں اپنا کام الگ تھا۔ ہومیو پیتھی ادویہ دینے کی ڈیوٹی اس کے علاوہ تھی۔

محترم صوفی صاحب نے بتایا کہ ہمیشہ سے ہی حضرت صاحب کا یہ طریق رہا کہ مریض سے علامات پوچھتے اور دوا لکھ دیتے۔ پھر بعد میں ایک فارم تیار کر لیا گیا جس میں مریض اپنی علامات درج کر لیتے تھے اور ان کی روشنی میں حضرت صاحب دوا دیا کرتے تھے۔ مکرم صوفی صاحب نے بتایا کہ ایک دن میں اندازاً 35-40 مریض آجاتے تھے۔ چونکہ ہومیو پیتھی ادویہ بہت تھوڑی مقدار میں دی جاتی تھیں اس لئے بعض دفعہ عام مریضوں کی اس سے تشفی نہیں ہوتی تھی۔ چنانچہ ایک دفعہ ایک شخص نے شکایت کی مجھے بہت تھوڑی دوا دی گئی ہے۔ اس پر حضرت صاحب بڑے ہنسے اور مجھے فرمایا کہ اس کو شیشی بھر کے دوا دے دو۔ کئی دیہاتی اکثر زیادہ دوا کا مطالبہ کرتے تو حضرت صاحب ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ ان کو زیادہ دوا دے دو۔

مکرم صوفی صاحب نے بتایا کہ بعد ازاں تو مریضوں کی تعداد میں بہت اضافہ ہو گیا۔ ایک دن میں 100-100 مریض بھی حضرت صاحب دیکھ لیا کرتے تھے۔ اور یہ مریض گھنٹہ بھر کے وقت میں حضرت صاحب دیکھ لیا کرتے تھے۔ اور آپ کے ارشاد پر مکرم ملک خالد مسعود صاحب (حال ناظر امور عامہ) یا کوئی اور صاحب نسخہ لکھتے تھے اور حضرت صاحب ایک کے بعد دوسرے مریض کو دوا بتاتے جاتے تھے۔

مکرم صوفی صاحب نے بتایا کہ 1966ء میں حضرت صاحب نے باقاعدہ طور پر ہومیو پیتھی کا امتحان پاس کیا تھا۔ آپ نے سرگودھا جا کر امتحان دیا۔ آپ کے ساتھ 100 کے قریب معلمین وقف جدید بھی تھے سارے پاس ہو کر رجسٹرڈ ہو گئے مکرم صوفی صاحب نے بتایا کہ عموماً حضرت صاحب پاپولر فارمیسی لاہور سے دوائیں منگوایا کرتے تھے۔ یہ ادویہ بذریعہ وی پی آتی تھیں۔

حضرت صاحب کے پاس وقت تھوڑا ہوتا تھا اور جماعتی کاموں کی مصروفیات بہت زیادہ ہوتی تھیں۔ دیہاتیوں کو لمبی بات کرنے کی عادت ہوتی ہے اگر ان میں سے کوئی لمبی بات شروع کر دیتا تو حضرت صاحب تحمل سے اس کی ساری بات بھی سن لیتے تھے۔ مگر عموماً اس کی نوبت نہ آنے دیتے تھے۔ اور کمال دانش مندی اور حکمت سے بات بڑھانے سے روک دیتے تھے۔ اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے بے شمار لوگوں کو حضرت صاحب کے ہاتھ سے شفا عطا فرمائی ان میں سے بعض کا ذکر حضرت صاحب نے اپنے ہومیو پیتھی لیکچرز میں بھی کیا ہے۔ جو معجزانہ رنگ رکھتے ہیں۔

مکرم مرزا خلیل احمد صاحب قمر (دفتر وقف جدید) نے بھی صوفی صاحب کے بعد کچھ عرصہ اس ڈسپنسری کی ڈیوٹی انجام دی۔ مکرم مرزا صاحب نے بتایا کہ حضرت صاحب جو فوراً دوا تجویز کر دیتے تھے تو فرمایا کرتے تھے کہ میں مریض کی شکل و صورت اور چال ڈھال دیکھ کر جان لیتا ہوں کہ اس کو کیا بیماری ہے۔ لہٰذا مریض کو تفصیلی بات کرنے کی ضرورت ہی نہ پڑتی تھی۔

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے مسند امامت پر فائز ہونے کے بعد وقف جدید کی ہومیو پیتھی ڈسپنری میں ہومیو پیتھک ڈاکٹر مکرم عبدالباری صاحب کا تقرر ہوا جو خدا کے فضل سے بڑے ماہر ہومیو پیتھ ہیں۔ اور بہت جلد مرض کی تہ تک پہنچ جاتے ہیں۔ ان کے ساتھ مکرم منظور صاحب بطور ڈسپنسر کام کرتے ہیں صبح دفتر ٹائم کے آغاز سے لے کر تین گھنٹے تک اور مغرب سے ایک گھنٹہ پہلے یہ کلینک کام کرتا ہے۔ روزانہ کے اوسط مریضوں کی تعداد ۱۰۰-۱۵۰ ہے۔

مکرم وقار منظور بسرا صاحب ربوہ میں ہومیو پیتھی کے مفت علاج کے مراکز میں ایک بڑا اہم اضافہ مکرم وقار منظور بسراء صاحب نے کیا ہے۔ چند سال قبل انہوں نے محلہ دارالعلوم غربی کی بیت الصادق میں خدمت خلق کے اس سلسلے کا آغاز کیا۔ آج خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہ صرف ان کا اپنا مرکز خدمت خلق کر رہا ہے بلکہ ان کے شاگردوں کے ذریعے سے مزید 4 مراکز ربوہ میں اور ایک راولپنڈی میں کام کر رہا ہے۔ ان سب مراکز کا بنیادی اصول خدمت خلق ہے لہٰذا یہاں ہر جگہ پر دوا مفت دی جاتی ہے۔

مکرم وقار منظور صاحب نوجوان آدمی ہیں۔ چند سال قبل ایم اے انگلش کرنے کے بعد زندگی وقف کر کے ربوہ آئے اور جامعہ احمدیہ آج کل شعبہ انگریزی کے سربراہی بھی انہی کے سپرد ہے۔ ان سے ایک ملاقات کا اہتمام کیا گیا۔ انہوں نے بتایا کہ ان کا اصل مقصد رضا کارانہ طور پر خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار نوجوانوں کو تربیت دینا ہے تاکہ ہومیو پیتھی کے سستے اور موثر علاج کے ذریعے دکھی انسانیت کے دکھ دور کئے جا سکیں۔ مکرم وقار صاحب نے کہا کہ میرا مقصد اور نصب العین یہ ہے کہ بہتر ہومیو پیتھی کا وہ نظام سکھایا جائے جو فی زمانہ ہومیو پیتھی کے رسمی طریق کی بجائے ہر لحاظ سے اعلیٰ ہومیو پیتھی کا طریق ہو۔ میرے اس طریق کی بنیاد حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے اس ارشاد پر ہے جو حضرت صاحب بارہا اپنی ہومیو پیتھک کلاسوں میں بیان فرما چکے ہیں کہ اصل اور کلاسیکی ہومیو پیتھی وہ ہے جس سے سنگل ڈوز ریمیڈی کہا جاتا ہے یعنی ایک بیماری کے لئے صرف ایک دوا سے علاج مکرم ڈاکٹر وقار صاحب نے کہا کہ ہمارا مشن یہ ہے کہ ہومیو پیتھی احمدیت کے حوالے سے پہچانی جائے یعنی ماہر ترین ہومیو پیتھ احمدی ہوں۔ اس مقصد کے لئے ہمارے کام کی بنیاد تحقیق پر ہے۔ اس کے لئے میرا طریق یہ ہے کہ گذشتہ دو سو سالہ ہومیو پیتھی کا لٹریچر مہیا کر لیا ہے اور اس کے مطالعے سے علاج کیا جاتا ہے۔

مکرم وقار صاحب نے بتایا کہ میں نے ایک جامع کمپیوٹر پروگرام بنایا ہے۔ اس میں مریضوں اور ان کے علاج کی تفاصیل جمع کی جا رہی ہیں۔ اور کوشش کی جا رہی ہے کہ ربوہ کے باہر سے بھی احمدی ہومیو پیتھ اور ایلو پیتھ سے رابطہ رکھا جائے تاکہ یہ مجموعی ریسرچ مانیٹر کی جا سکے۔ اس مقصد کے لئے بہت سے ہومیو پیتھ ٹرینڈ کئے گئے ہیں۔ جن میں باقاعدہ رجسٹرڈ ہومیو پیتھ اور دوسرے احمدی طالب علم حضرات بھی شامل ہیں۔ انکو جب ٹریننگ دی جاتی ہے تو وہ اپنی ذات میں اس مشن کو لے کر آگے چل پڑتے ہیں۔ ربوہ کے ایک ایم ایس سی فزکس نوجوان راولپنڈی میں کلینک چلا رہے ہیں یہ مکرم نذر صاحب ہیں جو اپنی جاب کے ساتھ ساتھ فری ہومیو پیتھی کلینک بھی کرتے ہیں۔

وقار صاحب نے بتایا کہ ٹریننگ لینے والے تحقیق اور مطالعہ کے ذریعے اپنے علم وسیع کرتے ہیں۔ وقار صاحب نے اپنے گھر میں ایک لائبریری بنائی ہے جس میں 200 سال کے عرصے کا اہم ترین ہومیو لٹریچر جمع کر رکھا ہے۔ اہم کتب میں سے کوئی بھی کتاب باہر نہیں رہنے دی۔ مکرم وقار صاحب نے مختلف اوقات میں باضابطہ کلاسز لگا کر ٹریننگ دی ہے اب تک ان کے ٹرینڈ ہومیو پیتھ کی تعداد 20 کے لگ بھگ ہو چکی ہے۔

ڈاکٹر وقار صاحب کے شاگردوں کے ذریعے ربوہ میں ہومیو پیتھی کے جو مفت علاج کے مراکز کام کر رہے ہیں ان کی فہرست ذیل میں دی جاتی ہے۔

بیت الصادق دارالعلوم غربی کی بیت الصادق میں قائم ہونے والا کلینک اس سلسلے کا بنیادی سنٹر ہے یہاں خود وقار صاحب مریضوں کو دیکھتے ہیں۔ جنوری 1994ء میں اس کلینک کا آغاز ہوا۔ اس سے قبل یہ اپنے گھر میں دوائیں دیتے تھے۔ آج کل اس کلینک میں اتوار کو ڈاکٹر وقار صاحب مریضوں کو دیکھتے ہیں اور باقی دنوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں ان کے معتمد شاگرد مکرم مقبول احمد صاحب مربی سلسلہ مریضوں کو دیکھتے ہیں۔ کلینک کی جگہ اور دیگر سہولتیں صدر صاحب محلّہ دارالعلوم غربی کے تحت فراہم کی ہیں

بیت الناصر- دارالرحمت غربی ہومیو پیتھی کے مفت علاج کا یہ مرکز اگست ستمبر 1997ء میں شروع ہوا۔ مکرم داؤد احمد صاحب مربی سلسلہ عصر سے مغرب تک باقاعدگی سے مریضوں کو دوائیں دیتے ہیں۔

طاہر آباد پہلے یہاں پر مکرم وقار صاحب کے شاگرد مکرم داؤد جاوید صاحب مریضوں کو دیکھتے تھے اب مکرم وسیم احمد مہار صاحب صبح کے وقت مریضوں کو دیکھتے ہیں۔

خلافت لائبریری مکرم مقبول احمد صاحب مربی سلسلہ روزانہ ایک گھنٹہ مریضوں کو دیکھتے ہیں۔ یہ کلینک لائبریری کے چلڈرن سیکشن کے پاس قائم ہے

مکرم وقار منظور بسراء صاحب مکرم منظور بسراء صاحب سابق سیشن جج کے صاحبزادے ہیں۔ انہوں نے 1988ء میں ایم اے انگلش پاس کرنے کے بعد اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کی۔ مارچ 1993ء میں ان کو جامعہ احمدیہ کے شعبہ انگریزی میں خدمت پر مامور کیا گیا۔ انہوں نے 92-1991ء میں اس وقت ہومیو پیتھی کا مطالعہ شروع کیا جب ان کی والدہ محترمہ کو ہومیو پیتھی علاج سے فائدہ ہوا۔ 1994ء میں انہوں نے مریضوں کو ادویہ دینی شروع کیں اور جنوری 1995ء سے بیت الصادق میں باضابطہ کلینک شروع کیا۔ پہلے پہلے یہ ہفتہ میں 5 دن مریض دیکھا کرتے تھے روزانہ اوسطاً ڈیڑھ سو مریض دیکھا کرتے تھے تاہم ایک دن میں ان کے مریضوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد- 285 تک بھی رہی ہے۔ اب یہ صرف اتوار کے دن 5 بجے سے لے کر قریباً 11 بجے رات تک مریض دیکھتے ہیں اور 200 کے لگ بھگ مریض دیکھ لیتے ہیں۔ ان کے شاگردوں کے تحت جو کلینک مفت ادویہ دے رہے ہیں ان کی روزانہ کی مجموعی تعداد 200 کے لگ بھگ مریض ہیں۔ بیت الصادق میں واقع ان کے کلینک میں بیرون ربوہ سے ہی نہیں بلکہ بیرون پاکستان سے بھی مریض آتے رہتے ہیں۔

بیوت الحمد یہ کلینک مکرم راجہ رشید احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر راجہ نذیر احمد صاحب ظفر چلا رہے ہیں۔ یہاں عصر سے مغرب تک مریضوں کو دیکھا جاتا ہے۔ جملہ انتظام بیوت الحمد سوسائٹی کے ذمہ ہے۔

فضل عمر ہسپتال فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہومیو پیتھی کا شعبہ کام کر رہا ہے۔ اصولی طور پر یہ ہومیو پیتھی کا مفت ادارہ تو نہیں ہے کیونکہ یہاں سے دوائی حاصل کرنے کے لئے پانچ روپے کی پرچی بنوانا ہوتی ہے۔ تاہم اس پرچی کی قیمت کے سوا کوئی اور رقم نہیں لی جاتی۔

فضل عمر ہسپتال میں یہ شعبہ یکم اکتوبر 1996ء سے کام کر رہا ہے۔ ہومیو پیتھک ڈاکٹر مکرمہ عامرہ عطیہ صاحبہ بنت محمد اسلم ایاز صاحب ہومیو ادویہ دیتی ہیں۔ ان کے ہاں مریضوں کی اوسط 25/20 ہے۔ یہ پہلے دو گھنٹے فزیو تھراپی کا کام کرتی ہیں اور باقی وقت ہومیو ادویہ دیتی ہیں۔ یہ مردوں اور خواتین دونوں کو دیکھتی ہیں۔

لجنہ کلینک ربوہ میں ہومیو پیتھی کے مفت اداروں میں ایک اہم نام لجنہ کلینک کا بھی ہے۔ یہ کلینک لجنہ اماء اللہ مقامی کے زیر انتظام کام کرتا ہے۔ مکرم عامرہ عطیہ صاحبہ جو دن کے وقت فضل عمر ہسپتال میں کام کرتی ہیں وہ شام کو دو گھنٹے، عصر اور مغرب کے درمیان لجنہ کلینک میں رضاکارانہ خدمت کرتی ہیں۔ یہ لجنہ کلینک کی انچارج ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ یہ کلینک 15- دسمبر 1996ء سے شروع ہوا ہے۔ پہلے 15 دن ٹرائل کے طور پر کام ہوتا رہا۔ پھر 30- دسمبر 1996ء کو حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ (چھوٹی آپا صاحبہ) نے اس کلینک کا باضابطہ افتتاح کیا۔ یہ خدا کے فضل و کرم سے عورتوں میں بڑا مقبول کلینک ہے۔ یہاں مریضوں کی اوسط روزانہ 75 ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ہم اب تک، یعنی قریباً ڈیڑھ سال کے عرصے میں 17 ہزار مریضوں کو دوا دے چکے ہیں۔

انہوں نے بتایا کہ مجموعی طور پر 15 خواتین اس کلینک میں رضاکارانہ کام کرتی ہیں۔ چنانچہ صبح لجنہ کے آفس ٹائم میں روزانہ دو خواتین ڈیوٹی پر ہوتی ہیں۔ جن سے پہلے سے تجویز شدہ دوائی حاصل کی جا سکتی ہے۔ یا ایمرجنسی کی صورت میں نئی دوا بھی حاصل کی جا سکتی ہے۔ 15 خواتین کے عملے میں 5 ہومیو پیتھ خواتین ہیں۔ اس کے علاوہ ایک ایل ایچ وی (لیڈی ہیلتھ وزیٹر) اور ایک میڈیکل ٹیکنیشن بھی ہیں۔ یہ تمام خواتین رضاکارانہ خدمات انجام دیتی ہیں۔

ہومیو پیتھی کی ریسرچ کے نکتہ نظر سے تمام مریضوں کا ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔ جس سے علاج کا تجزیہ کرنے میں مدد ملتی ہے۔

مکرمہ عامرہ عطیہ صاحبہ نے بتایا کہ ہم۔
- بائیو کیمک ادویہ بھی خود تیار کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ لجنہ مقامی نے علم الابدان کے بارے میں ایک لائبریری بھی تیار کر لی ہے۔ جس میں ہومیو پیتھی کے علاوہ طب کے بارے میں بہت سی کتب موجود ہیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ

حضرت امام جماعت الثالث کی حرم محترم حضرت سیدہ آپا طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ ہفتہ میں ایک دن تشریف لاتی ہیں اور مریضوں کو خود دوا دیتی ہیں۔

بیت محمود ہومیو کلینک کوارٹرز تحریک جدید میں بھی ایک فری ہومیو پیتھی کلینک حال ہی میں قائم ہوا ہے۔ اس کلینک میں ہر ماہ کے پہلے دس دن مکرم ناصر احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ مریضوں کو دیکھتے ہیں۔ مہینہ کے باقی بیس دن مکرم کریم احمد صاحب کارکن تحریک جدید مریضوں کو ادویہ دیتے ہیں۔

ان میں سے کسی کی غیر حاضری کی صورت میں مکرم نصیر احمد شاد صاحب استاد جامعہ احمدیہ کلینک اٹنڈ کرتے ہیں۔ اس کا وقت عصر سے مغرب ہے۔ اس کلینک کے لئے بیت محمود سے ملحقہ ایک کمرہ مقرر ہے۔ جو مغرب کے بعد بطور دفتر مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ کوارٹر تحریک جدید بھی استعمال ہوتا ہے۔ اوسطاً 30-35 مریض روزانہ استفادہ کرتے ہیں۔ انتظامی امور مکرم حمید احمد خالد صاحب صدر محلّہ کی ذمہ داری ہے۔ جو ذاتی طور پر اور تحریک جدید کے تعاون سے انتظامات کرتے ہیں۔

اس طرح سے ربوہ میں مجموعی طور پر ہومیو پیتھی کی ادویہ مفت دینے کے نو کلینک قائم ہیں۔ جو یہ ہیں۔ وقف جدید۔ بیت الصادق۔ بیت الناصر۔ طاہر آباد۔ خلافت لائبریری۔ بیوت الحمد۔ فضل عمر ہسپتال۔ لجنہ اماء اللہ مقامی۔ اور بیت محمود۔

اس کے علاوہ مختلف محلوں میں کئی احباب نے اپنے گھروں میں ہومیو پیتھی ادویہ رکھی ہوئی ہیں اور وہ ضرورت مندوں کو مفت ادویہ فراہم کرتے رہتے ہیں۔

معذور سہی مجبور نہیں

لنگڑے امریکی نے ماؤنٹ ایورسٹ سر کرلی

امریکی ٹام وٹاکر (Tom Whittaker) جس کی عمر اس وقت 49 سال ہے نے ایک ٹانگ کی معذوری کے باوجود دنیا کی سب سے اونچی چوٹی ایورسٹ کو سر کرنے کا کارنامہ سرانجام دے کر نہ صرف تمام دنیا کو حیران کر دیا ہے بلکہ معذور انسانوں کے لئے یہ پیغام دیا ہے کہ زندگی کی جدوجہد میں کسی معذوری کو آڑے نہیں آنا دیا جانا چاہئے۔ انسانی عزم اور ارادہ ہر مشکل اور ہر معذوری پر حاوی ہو سکتا ہے۔

ٹام وٹاکر پہلا معذور شخص ہے جس نے یہ کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ وٹاکر عرصہ دراز سے اس بات کا خواہش مند تھا کہ وہ اپنی معذوری کے باوجود ماؤنٹ ایورسٹ کو سر کرلے اور اس طرح معذور لوگوں کے لئے ایک مثال قائم کرے کہ اگر کوئی معذور شخص کسی کام کے کرنے کا ارادہ کرلے تو اس کی معذوری ہرگز اس کی سدراہ نہیں بن سکتی۔

آخری کامیاب کوشش شروع کرنے سے پہلے ٹام وٹاکر نے کہا کہ میرے دل میں یہ خواہش دیر سے پرورش پا رہی تھی کہ میں دنیا کی سب سے اونچی چوٹی ایورسٹ کو سر کروں۔ اور اس کے لئے اس نے سب سے پہلے 1991ء میں پہلی کوشش کی جو کچھ ایسی کامیاب نہ ہو سکی۔ دوسری دفعہ اس نے 1995ء میں مہم سر کرنے کی کوشش کی اور 27'500 فٹ کی بلندی تک پہنچنے میں کامیاب ہو گیا۔ لیکن اس سے آگے نہ جا سکا۔ بہرحال اس نے اپنا ارادہ مصمم رکھا اور اس سال پھر اپنی خواہش کو پورا کرنے کے لئے اس مہم کا آغاز کیا اور آخرکار 27 مئی 1998ء کو تقریباً ایک بج کر 15 منٹ پر مونٹ ایورسٹ کو سر کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ وٹاکر کا کہنا ہے کہ اس مہم کو سر کرنے سے اس کا مقصد یہ تھا کہ وہ دنیا کے تمام معذوروں میں ایک ایسا جذبہ اور تحریک پیدا کردے جس سے ان میں ہر کام کرنے کی امنگ پیدا ہو اور وہ اپنی معذوری کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے اپنی خواہشات اور عزائم کو پورا کرنے کے لئے آگے بڑھیں۔

وٹاکر جو کہ امریکہ کی ریاست آری زونا میں پریسکوٹ کالج میں فیکلٹی پروفیسر ہیں اس سے پہلے کئی اور پہاڑی چوٹیاں الاسکا۔ امریکہ اور یورپ میں بھی سر کرچکنے کا اعزاز حاصل کرچکے ہیں۔

نیپال کے کھٹمنڈو ماحولاتی تعلیمی پراجیکٹ کے ایک افسر نے اس موقعہ پر کہا کہ میں محسوس کرتا ہوں کہ وٹاکر کا ایورسٹ کو سر کرلینا ایک عظیم واقعہ ہے۔ کیونکہ اس سے انسانی فطرت کے مثبت پہلوؤں کی عکاسی ہوئی ہے اور اس سے ثابت ہوا ہے کہ پکے ارادہ اور عزم محکم کے ساتھ نامساعد حالات پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

(ماخوذ- ڈان 28 مئی 98ء)

بقیہ صفحہ 4

مریض کی خواہش خواہ کس قدر زیادہ ہو روزے نہیں رکھ سکتا۔ پس اگر سامان مہیا نہ ہوں تو ہم وہ قربانی کسی صورت میں بھی پیش نہیں کرسکتے جس کی ہمیں خواہش ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک سادہ زندگی اختیار کرے تاکہ وقت آنے پر وہ اپنے آپ کو خداتعالیٰ کے سامنے پیش کرسکے"

(مطالبات ص 23)

ایک اور اہم مطالبہ دعا کا ہے جو مطالبات میں انیسواں مطالبہ شمار ہوتا ہے۔ اس کی بابت حضرت مصلح موعود نے فرمایا۔

"ایک اور چیز باقی رہ گئی جو سب کے متعلق ہے گو غرباء اس میں زیادہ حصہ لے سکتے ہیں دنیوی سامان خواہ کس قدر کئے جائیں آخر دنیاوی سامان ہیں اور ہماری ترقی کا انحصار ان پر نہیں بلکہ ہماری ترقی خدائی سامان کے ذریعہ ہو گی اور یہ خانہ اگرچہ سب سے اہم ہے مگر اسے میں نے آخر میں رکھا ہے اور وہ دعا کا خانہ ہے"

(مطالبات ص 128)

اللہ تعالیٰ ہمیں تحریک جدید کی عظمت کو سمجھنے اور اس کے مطابق اپنی زندگیاں سنوارنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترم سید ظہور احمد شاہ صاحب معاون ایڈیٹر الفضل ربوہ گذشتہ کئی دنوں سے جگر میں تکلیف کے باعث بیمار ہیں۔ موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ عزیز فائز احمد مرزا ابن مکرم احمد طاہر مرزا صاحب کی بائیں آنکھ میں ٹیومر کا آپریشن ہوا ہے۔ ابھی فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم غلام قادر صاحب بوجہ شوگر و فالج سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم سعادت احمد خالد صاحب حال مقیم جرمنی کو خدا تعالیٰ نے دوسرے بیٹے سے نوازا ہے حضرت صاحب نے از راہ شفقت نومولود کا نام "ارادش اویس احمد خالد" عطا فرمایا ہے نومولود مکرم ڈاکٹر غلام محمد حق صاحب معلم وقف جدید کا پوتا اور مکرم رانا محمد اعظم صاحب باب الابواب کا نواسہ ہے اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و تندرستی کے ساتھ خدمت دین کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مشہود احمد طور صاحب مربی سلسلہ ضلع سرگودھا کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام حضرت صاحب نے ابتسام احمد عطا فرمایا ہے۔ جو مکرم مبارک احمد طور صاحب آف احمد نگر کا پوتا۔ اور مکرم راجہ لطیف احمد صاحب آف بیس چک ضلع منڈی بہاؤالدین کا نواسہ ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری خورشید احمد صاحب سابق امیر ضلع گوجرانوالہ و رحیم یار خان حال دارالعلوم وسطی ربوہ بعمر 91 سال مورخہ 19۔ جون 1998ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پاگئے۔

ان کا جنازہ بعد عشاء بیت مبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کروائی۔ احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

گم شدہ بٹوا

○ ایک عدد بٹوا گول بازار ربوہ میں کہیں گم ہوگیا ہے۔ جس میں نقدی و ریلوے کی ٹکٹیں ہیں۔ جس دوست کو ملا ہو براہ کرم فون نمبر 639 پر اطلاع دیں یا دفتر صدر عمومی ربوہ میں پہنچا دیں۔

بقیہ صفحہ 1

کے سہارے تمام چیزیں قائم ہیں۔ اس لئے اس سے تعلق پیدا کرو۔ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے۔ کہ ہم مادی چیزوں کے سہاروں کو چھوڑ دیں اور صرف خداوند تعالیٰ کی ذات پر ہمارا بھروسہ ہو۔ آمین۔

(خطبات محمود جلد 5 صفحہ 379-378)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

قرآنی ٹیچر ٹریننگ کلاس

○ 5۔ جولائی سے ربوہ میں قرآنی ٹیچر ٹریننگ کلاس شروع ہو رہی ہے جس میں صرف بیس نمائندے بیرونی اضلاع سے شامل ہوں گے مندرجہ ذیل اضلاع کے امراء کرام اپنے اپنے ضلع سے صرف دو دو نمائندے انتخاب کر کے ہمیں اطلاع دیں تاکید ہے۔ نمائندے پڑھے لکھے اور قرآنی ٹیچر بننے کے خواہش مند ہوں اور واپس جاکر دوسروں کو پڑھا سکیں۔

1۔ لاہور۔ 2۔ نارووال۔ 3۔ سیالکوٹ۔ 4۔ گوجرانوالہ۔ 5۔ شیخوپورہ۔ 6۔ فیصل آباد۔ 7۔ سرگودھا۔ 8۔ منڈی بہاؤالدین۔ 9۔ جھنگ 10۔ اوکاڑہ۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد
(تعلیم القرآن وقف عارضی)

ضروری اعلان

○ نمائندہ الفضل مکرم طاہر احمد صاحب گجراتی چندہ الفضل کی وصولی اور توسیع اشاعت کے لئے ضلع سرگودھا کے دورہ پر پہنچ چکے ہیں۔ تمام عہدہ داران سے مکمل تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر الفضل)

بچوں کی لائبریری کے نئے اوقات

○ گرمیوں کی تعطیلات کی وجہ سے یکم جون 1998ء سے خلافت لائبریری میں بچوں کے سیکشن کے اوقات کار صبح 7 بجے سے دوپہر 1 بجے تک ہیں۔

صبح 9 بجے سے 11 بجے تک بچوں کو مفید اور دلچسپ معلوماتی ویڈیوز دکھانے کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔ بچے زیادہ سے زیادہ استفادہ کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

26جون غروب آفتاب	7-21
27جون طلوع آفتاب	5-02

عالمی خبریں

فلسطینی حکومت کے صدر یاسر عرفات کی پوری کابینہ مستعفی ہو گئی ہے۔ یاسر عرفات نے استعفی منظور کر لیا ہے۔

مقبوضہ کشمیر کے گورنر گریش چندر نے کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں فاروق عبداللہ کے خلاف نفرت میں اضافہ ہو رہا ہے۔

ہرات میں دو ایرانی جاسوسوں کو سرعام موت کی سزا دے دی گئی ہے۔

لیبیا کا طیارہ اقوام متحدہ کی فضائی پابندیاں توڑتے ہوئے جاڈ پہنچ گیا ہے۔ 1992ء سے عائد پابندیوں کو حج پروازوں کے علاوہ کسی دوسرے مقصد کے لئے پہلی مرتبہ توڑا گیا ہے۔ طیارہ طرابلس سے روانہ ہو کر بغیر کسی رکاوٹ کے جاڈ کے اعلیٰ سرکاری حکام کو لے کر بحفاظت واپس آگیا ہے۔

واجپائی حکومت نے بھارتی فوجیوں کے لئے سیاچن الاؤنس چار گنا بڑھا دیا ہے۔

بھارتی وزیر داخلہ لال کرشن ایڈوانی کے دورہ مقبوضہ کشمیر کے خلاف مقبوضہ کشمیر میں مکمل ہڑتال کی گئی۔ دکانیں، دفاتر، بینک اور تعلیمی ادارے بند رہے۔ حریت کانفرنس کے رہنماؤں نے کہا کہ طاقت کا اندھا دھند استعمال مسئلے کا حل نہیں اس سے جدوجہد آزادی کو نہیں دبایا جاسکتا۔

اسرائیل کی طرف سے یروشلم کی سرحدوں کو وسعت دینے کے فیصلے پر بات چیت کے لئے عرب لیگ نے اجلاس طلب کر لیا ہے۔ ایرانی صدر نے عرب لیگ کا ہنگامی اجلاس بلانے کی اپیل کی تھی۔

عالمی بینک پابندیوں کے باوجود بھارت کو قرضہ دے گا۔ 146 کروڑ ڈالر کا قرضہ زرعی ٹیکنالوجی کے منصوبوں میں خرچ ہو گا۔ معاہدے پر دستخط ہو گئے ہیں۔

جاپان میں سکولوں کے اوقات کار میں کمی کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ تعلیمی حکام کا کہنا ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ بچوں کو کھیلنے اور اپنی دلچسپی کے کام کرنے کا زیادہ وقت ملے۔ بچوں کے سکول میں 25 کی بجائے 23 گھنٹے فی ہفتہ پڑھائی ہوا کرے گی۔

امریکہ نے پاکستان اور بھارت کو ہائی پاور کمپیوٹروں کی درآمدات پر نئی پابندیوں کا اعلان کیا ہے۔

سویڈن اور آئرلینڈ نے مطالبہ کیا ہے کہ پاکستان اور بھارت سی ٹی بی ٹی پر دستخط کر دیں۔ امن پسند ممالک ان کے خلاف کارروائی کریں کیونکہ دونوں ممالک میں اسلحہ دوڑ ختم نہیں ہوئی۔

وزیر خزانہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ اکثریت انکم ٹیکس ادا نہیں کرتی۔ اب ہر کار اور ٹیلی فون والے کو ٹیکس دینا ہو گا۔

بھارتی وزیر داخلہ نے تمام صوبوں کے انسپکٹر جنرلوں کو حکم دیا ہے کہ پولیس اور بارڈر سیکورٹی فورس میں مسلمانوں کو بھرتی نہ کیا جائے۔ اور وزارت داخلہ کی منظوری کے بغیر انہیں ترقی نہ دی جائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

بنگلہ دیش کی وزیراعظم حسینہ واجد پاکستان کے یک روزہ دورے پر اسلام آباد پہنچیں تو صدر مملکت نے ان کا استقبال کیا۔ نواز شریف اور حسینہ واجد کے درمیان خوشگوار ماحول میں گفتگو ہوئی۔ حسینہ واجد نے کہا کہ پاکستانی دھماکوں کی وجوہات سے آگاہ ہیں۔ پاک بھارت کشیدگی سے دیگر ممالک بھی متاثر ہو رہے ہیں۔ وزیراعظم نواز شریف نے کہا کہ مسئلہ کشمیر حل ہوئے بغیر کشیدگی میں کمی نہیں ہو سکتی۔ ہم بھارت کے ساتھ با مقصد مذاکرات کے لئے تیار ہیں۔

سپریم کورٹ کے فل بنچ نے حکومت کو ہدایت کی ہے کہ قومی ایجنڈا میں نادہندگان کے ساتھ کارروائی کے ساتھ ساتھ کوآپریٹو متاثرین کو ان کی رقوم کی ادائیگیوں کا معاملہ بھی ایجنڈا میں شامل کرے۔ ڈوب جانے والے مالیاتی اداروں کے مالکان کا سراغ لگانے اور ان کی گرفتاری کے لئے ریڈیو ٹی وی اور اخبارات میں اعلان شائع اور نشر کرائے جائیں۔

لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس احسان الحق چوہدری اور مسٹر جسٹس سعید الرحمٰن فرخ پر مشتمل احتساب بنچ نے اس بات کا سختی سے نوٹس لیا ہے کہ ایک طرف حکومت کی طرف سے لوگوں کے خلاف احتسابی ریفرنس دائر کئے جا رہے ہیں دوسری طرف کابینہ کمیٹیاں معاملات طے کر رہی ہیں کیا معاملات طے کرنے والے ملزم نہیں ہیں؟ رعایت دینے والوں کے خلاف ریفرنس کیوں نہیں بن رہے؟ قانون بنانے والے خود قانون پر عمل نہیں کر رہے۔

لاہور ہائی کورٹ احتساب بنچ راولپنڈی نے قائد حزب اختلاف بے نظیر بھٹو ان کے شوہر آصف علی زرداری اور دیگر افراد کے خلاف اے آر وائی گولڈ کیس میں فرد جرم عائد کرنے کی کارروائی 28۔ جولائی تک موخر کر دی ہے۔

قومی اسمبلی میں ایک مرتبہ پھر حکومت اور اے این پی کے درمیان کالا باغ ڈیم کے مسئلے پر شدید جھڑپ ہوئی۔

وفاقی حکومت نے 12۔ جون کو پیش کئے جانے والے بجٹ میں ترمیم کرتے ہوئے دودھ۔ دہی۔ گوشت، مرغی، نمک، مرچوں اور ادرک وغیرہ پر سیلز ٹیکس ختم کر دیا ہے۔

کراچی میں دہشت گردوں نے لیڈی ڈی ایس پی سمیت 12۔ افراد کو قتل کر دیا ہے شریف آباد کے علاقے میں لیڈی ڈی ایس پی فرخ سلطانہ ڈیوٹی کے لئے گھر سے نکلی تو گھات میں بیٹھے دو افراد نے فائرنگ کر دی۔ موسیٰ کالونی میں بے اولاد معمر جوڑے کو قتل کر دیا گیا۔ اورنگی توسیع میں بوری بند نعش برآمد ہوئی۔ نائٹ اپریشن کے دوران 200 سے زائد افراد پکڑے گئے۔ ایم کیو ایم کے دونوں گروپوں کے کارکنوں نے گھروں کی چھتوں اور گلیوں میں پوزیشنیں سنبھال رکھی تھیں۔ شہر کے متاثرہ علاقوں میں کشیدگی کی فضا ہے۔ قانون نافذ کرنے والوں کا گشت بڑھا دیا گیا ہے۔

پنجاب اسمبلی میں سرکاری ارکان بیوروکریسی پر برس پڑے اور جذباتی تقریریں کیں۔ رکن اسمبلی سعید انور نے کہا۔ ایس پی نے میرے سامنے ورکر کی بے عزتی کی۔ دربان کو معطل کر دیا۔ اعظم چیمہ نے کہا کہ ارکان کی عزت بحال نہ کرائی گئی تو وزراء کی عزت بھی نہیں رہے گی۔ وزیر قانون نے کہا کہ ارکان اسمبلی افسروں سے صلح نہ کریں پھر ہم دیکھیں گے کہ کوئی افسر کیسے استحقاق مجروح کرتا ہے۔

سپریم کورٹ نے کہا ہے کہ حکومت بتائے "حب کو" کے ساتھ مذاکرات کے ذریعے معاملات طے کرنے میں سنجیدہ ہے یا نہیں۔

فریقین باہمی رضامندی سے معاملات طے کر لیں تو مقدمہ کی سماعت چند روز کے لئے ملتوی کر دی جائے گی۔

اہل ربوہ کیلئے خوشخبری

تابکاری اثرات سے بچاؤ کیلئے	حفاظتی ادویات مفت حاصل کریں

محمود ہومیوپیتھک سٹور اینڈ کلینک اقصیٰ چوک ربوہ

کراچی ڈیفینس سوسائٹی میں

بیت الرحمٰن سے دس منٹ پیدل کے فاصلہ پر ایک اعلیٰ کمرشل بلڈنگ میں تین 2، 3 دو بیڈ روم BEDROOMS فلیٹ اور تین دوکانیں برائے فروخت ہیں۔ ہر یونٹ کی قیمت مصدقہ مارکیٹ ریٹ سے ایک لاکھ روپیہ کم۔
پتہ: ☎ 540753

ڈاکٹر عمیر احمد ہومیو فزیشن
173-N ماڈل ٹاؤن ایکسٹینشن
فون 5169173 - 5163862 لاہور
E Mail: LHR01728@Paknet 1.ptc.pk

سنگ مرمر کے کتبے، کچی و پکی سیڑھی سلیپ اور میٹریل کے دیگر کاموں کیلئے مناسب ریٹ پر کام کیلئے ہمیشہ یاد رکھیں
رفیق ماربل ڈیزائنز نزد دفاتر انصاراللہ یادگار روڈ۔ ربوہ
فون دکان 999 — گھر 212891

SUZUKI Sales Service Parts
تمام سوزوکی گاڑیاں کنٹرول ریٹ پر حاصل کریں
SUNDAY OPEN
MINI MOTORS
AUTHORISED A. CLASS DEALERS OF
PAK SUZUKI MOTOR CO. LTD.
54 - Industrial Area, Gulberg III, Lahore. Tel. 5712119-877864

IMMIGRATION TO CANADA

W.H. BUSINESS CONSULTANT: A Canadian company registered in British Columbia, Canada with 7 years of successful immigration experience. For further information please visit our office in Lahore.

Contact: Person: SQN. LDR. (R) TARIQ HAMEED
Area Representative.

Office Address: W.H. Business Consultant 8/33 Church Lane, 42 Nicholson Road, Lahore. Near P.D.H. Laboratories.

Telephone Numbers: 6369147 - 6304078